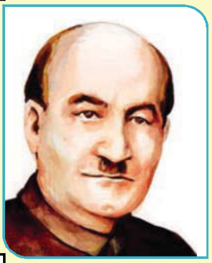

شبیر حسن خان، جوشؔ ملیح آبادی

پیدائش: ۱۸۹۸ء

وفات: ۱۹۷۲ء

تصانیف: فکر و نشاط، شعلہ و شبنم، دیوانِ جوش، یادوں کی بارات

بدلی کا چاند

خورشید وہ دیکھو ڈُوب گیا، ظلمت کا نشاں لہرانے لگا
مہتاب وہ ہلکے بادل سے چاندی کے وَرق برسانے لگا

وہ سانولے پن پر میداں کے ہلکی سی صباحت دَوڑ چلی
تھوڑا سا اُبھر کر بادل سے وہ چاند جبیں جھلکانے لگا

لو ڈوب گیا پھر بادل میں، بادل میں وہ خط سے دوڑ گئے
لو پھر وہ گھٹائیں چاک ہوئیں، ظلمت کا قدم تھرّانے لگا

غُرفوں سے جو جھانکا گردُوں کے، اَمواج کی نبضیں تیز ہوئیں
حلقوں میں جو دوڑا بادل کے کہسار کا سر چکرانے لگا

پردہ جو اُٹھایا بادل کا دریا پہ تبسّم دوڑ گیا
چِلمن جو گرائی بدلی کی، میدان کا دل گھبرانے لگا

اُبھرا تو تجلّی دَوڑ گئی، ڈوبا تو فلک بے نُور ہوا
اُلجھا تو سیاہی دوڑا دی، سُلجھا تو ضیا برسانے لگا

کیا کاوشِ نور و ظلمت ہے، کیا قید ہے، کیا آزادی ہے
انساں کی تڑپتی فطرت کا مفہوم سمجھ میں آنے لگا

(ماخوذاز: دیوانِ جوشؔ)

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) نظم چاند اور تارے میں "مدام چلنا" سے علامہ اقبال کی کیا مراد ہے؟
(ب) "جنبش سے ہے زندگی" سے علامہ اقبال کا اشارہ کس طرف ہے؟
(ج) علامہ اقبال کے نزدیک "پوشیدہ قرار میں اجل ہے" سے کیا مراد ہے؟
(د) حضرت فاطمہ زہراؓ کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟
(ہ) جوش نے کن کن اجرامِ فلکی کا ذکر کیا ہے؟
(و) جوش نے چاند کی کون سی اہم کیفیت بیان کی ہے؟
(ز) ان نظموں میں کون کون سے صنائع بدائع پائے جاتے ہیں؟

سوال ۲: درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

(الف) ہے دوڑتا اشہبِ زمانہ کھا کھا کے طلب کا تازیانہ
(ب) کیا کاوشِ نور و ظلمت ہے، کیا قید ہے کیا آزادی ہے
انساں کی تڑپتی فطرت کا مفہوم سمجھ میں آنے لگا
(ج) ردائے صبر بھی حاصل تھی توفیقِ سخاوت بھی
کہ ہونا تھا اُسے سرتاجِ خاتونانِ جنت بھی

سوال ۳: جوش ملیح آبادی اور حفیظ جالندھری کی نظموں کے خلاصے لکھیے۔

سوال ۴: علامہ اقبال کی نظم کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

سوال ۵: درج ذیل الفاظ وتراکیب کے معنی لغت یا تھیسارس میں دیکھ کر لکھیے:

جنبش، تازیانہ، دمِ سحر، کاوش، صباحت

سوال ۶: دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱- "ستم کشِ سفر" سے مراد ہے:

(الف) سفر میں ستم کو ختم کرنے والا
(ب) سفر میں تکلیفیں برداشت کرنے والا
(ج) سفر میں ستم ڈھانے والا
(د) سفر کو مصیبت بنانے والا

۲- نظم ''چاند اور تارے'' کی ہیئت ہے:

(الف) مُسدّس (ب) مخمس (ج) مربّع (د) مثنوی

۳- ''اشہبِ زمانہ'' میں صنعت پائی جاتی ہے:

(الف) تشبیہ (ب) تلمیح (ج) استعارہ (د) مبالغہ

۴- حضرت فاطمہ زہراؓ کا اصل سامانِ جہیز یہ تھا:

(الف) سامانِ ضرورت (ب) فقر و فاقہ

(ج) سامانِ آرائش (د) صبر و استقامت

۵- ''اُبھرا تو تجلّی دوڑ گئی'' سے جوشؔ کی مراد ہے:

(الف) بجلی چمک گئی (ب) روشنی پھیل گئی

(ج) سورج طلوع ہو گیا (د) چاندنی پھیل گئی

سرگرمیاں

۱- طلبہ آپس میں دو گروہ بنائیں گے۔ پھر ہر گروہ کسی شاعر کے کلام سے ایسے شعر تلاش کرے گا جن میں استعارہ، مراعاۃ النظیر اور کنایہ کی صنعتیں پائی جاتی ہوں۔ پھر وہ کمرۂ جماعت ہی میں دوسرے گروہ سے پوچھے گا، دوسرا گروہ پہلے گروہ سے پوچھے گا۔ (طلبہ اس مقابلے کے لیے معلّم / معلمہ سے مدد لے سکتے ہیں)

۲- طلبہ انھی صنعتوں والے اشعار زبانی یاد کر کے آئیں گے اور کمرۂ جماعت میں ایک دوسرے سے صنعتیں دریافت کریں گے۔

۳- طلبہ شاملِ نصاب نظموں سے صنعتیں تلاش کر کے بتائیں گے۔

۴- طلبہ کسی علمی / ادبی موضوع پر کمرۂ جماعت یا کالج کی سطح پر چار منٹ کی زبانی تقریر کریں گے۔

برائے اساتذہ

۱- اِن نظموں میں موجود شاعرانہ خوبیاں طلبہ کو بتایئے۔

۲- ذوقِ جمالیات اور قدرتی کیفیات طلبہ سے بیان کیجیے۔

۳- کسی علمی / ادبی موضوع پر مدلل تقریر کے لیے لوازمے کی فراہمی کے سلسلے میں طلبہ کی رہ نمائی کیجیے۔